

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بعض سنگین جرائم کے ثبوت کے لیے وعدہ معاف گواہوں پر اعتماد کر کے دوسروں کو سزا دی جاتی ہے حالانکہ اس کی گواہی خود جرم یا جرم میں تعاون کرنے کی بناء پر مشکوک اور ناقابل اعتماد دین جاتی ہے وہ جرم میں نہ ملوث ہونے والے کسی دیگر پر بھی الزام عائد کر سکتا ہے یا جرم کے خلاف جرم کی سنگینی یا زمی کی بلا جواز گواہی دینا اس سے بعید از قیاس نہیں سکتا ہے کہ خود مجرم ہو اور قتل یا رحم جسی سنگین سزا سے بچ نکلنے کے لیے ٹھہرا دے خیال ہے کہ ایسا گواہ عادل نہیں ہو سکتا بایں ہمہ اگر وہ اپنے جرم کا من و عن اقرار بھی کر لیتا ہے تو کیا شرعی لحاظ سے وہ سزا کا مستوجب ہو گا یا نہیں؟ اور کیا احکام کو ایسا وعدہ کرنے اور اسے جرم کی سزا معاف کرنے کا حق حاصل ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد لله، والصلاة والسلام على رسول الله، أما بعد

وعدہ معاف گواہ کا دین اسلام میں کوئی تصور نہیں اس کا صفت صاف مطلب اور مفہوم یہ ہے کہ وعدہ معاف گواہ بہت بڑا مجرم ہونے کے باوجود خود ساختہ قانون کی نظر میں بڑا پاک صاف ہے اگرچہ فی الواقع وہ ایسا نہ ہو اس کی حیثیت موم کی ناک سی ہے ارباب اقتدار جس طرف چاہیں موڑ لیں اس کے ذریعے چاہیں تو غیر مجرم کو مجرم قرار دے دیں اور یہ سب سے بڑا ظلم ہے قرآن میں واضح حکم ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنْفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدِينَ وَالْأَقْرَبِينَ إِنَّ يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَكِيرًا فَاللَّهُ أُولَىٰ بِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا التَّوْحَىٰ أَنْ تَعْدُوا وَإِنْ تَلُوا أَوْ تَعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝ ۱۳۵ ... سورة النساء

اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو! اللہ کے لیے سچی گواہی دو خواہ (اس میں) تمہارا یا تمہارے ماں باپ اور رشتہ داروں کا نقصان ہی ہو۔ اگر کوئی امیر ہو یا فقیر تو اللہ ان کا خیر خواہ ہے تو تم خواہش نفس کے پیچھے عدل نہ چھوڑ دینا اگر تم پیچھا ار شہادت دو گے یا (شہادت سے) بچنا چاہو گے تو (جان رکھو) اللہ تمہارے سب کاموں سے واقف ہے۔

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دین و دنیا کی نعمتوں سے سرفراز ہونے کے لیے عدل و انصاف کا دامن کسی حالت میں نہیں چھوڑنا چاہیے خواہ ظاہری حالات آدمی کے نامساعد ہی ہوں۔

مجرم کو اپنے کئے کی سزا ہر صورت میں ملنی چاہیے جب تک صاحب حق معاف نہ کرے جرم معاف نہیں ہوتا خواہ اس میں حکام عمل دخل کی سہمی کیوں نہ کریں حقوق العباد کا معاملہ نازک ہے حکومت کا کام حقوق پر ڈاکہ ڈالنا نہیں بلکہ ہر حالت میں انصاف فراہم کرنا ہے اللہ رب العزت جملہ اہل اسلام میں فہم و فراست پیدا فرمائے۔ آمین

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ شنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 869

محدث فتویٰ